تنزل وانحطاط اور اِدبار کی نشانی

مولانا محمد ابوبکر غازی پوریؒ

میں نے بارہا لکھا ہے کہ عرب حکمران خواہ امارات کے ہوں یا سعودیہ کے یا کسی اور ملک کے، ان کی زندگی عیاشی میں گزر رہی ہے اور کسی ایک حکمراں کو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے، مسلمان آج کیسی ذلت وخواری کی زندگی گزار رہا ہے، اسلام کے خلاف کیسی کیسی خطرناک سازشیں کی جارہی ہے، اسلام کی مقدس کتاب کے خلاف یہودیوں اور عیسائی حکومتوں میں کس قسم کی متعصبانہ حرکتیں کی جارہی ہیں، نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دنیا میں کتنا غلط اور گندہ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، بے غیرت اور بے حیا اپنی عیاشی کی زندگی میں مست حکمراں ان باتوں کی طرف ان کا دھیان بھی نہیں جاتا، نہ ان باتوں سے ان کے دل پر چوٹ لگتی ہے، امریکا نے ان کو اپنا غلام بنا کر ان کی غیرت وحمیت کو ختم کردیا ہے، ان کی زبان اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑے سے بڑے اقدام پر بھی بند رہتی ہے، ان کی زمین کو اللہ نے جن دولتوں سے مالا مال کیا ہے، ان کو اس کی بھی فکر نہیں ہوتی، وہ دولت امریکا کس کس حیلے اور بہانے سے لوٹ رہا ہے اور ان کو کنگال بنا رہا ہے، آج کی اس صحبت میں مجھے ان حکمرانوں کی عیاشانہ زندگی کے کچھ نمونے دکھلانے ہیں، تاکہ مسلم قوم اس سے غیرت حاصل کرے، تو سنئے کہ ان حکام کی زندگیوں پر تحقیق کرنے والے اداروں کے مطابق ان محلات میں سے بعض حکام کا صرف ایک دن کا خرچہ تیس لاکھ ڈالر تک پہنچتا ہے، یہ خطیر رقم ان کے ان روزمرہ مصارف پر خرچ ہوتی ہے جو امریکا اور مختلف یورپی ممالک اور مشرقی ساحلوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ نیز اسی رقم سے ان محلات میں ہونے والے لہوولعب، آوارگیوں، بدکاریوں اور جوئے بازیوں کے اخراجات بھی پورے کئے جاتے ہیں، اسی ایک مثال پر آپ ملت اسلامیہ کے دیگر حکام کو بھی قیاس کرسکتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ پر نشر ہونے والی ایسی ہی ایک دلسوز خبر ایک عرب شہزادے فیصل بن فہد کی تھی، جس نے جوئے کی ایک میز پر ۱۰ کھرب ڈالر ہارے اور پھر اسی صدمے کی وجہ سے اس کی حرکت قلب بند ہوگئی اور وہ مرگیا۔

دبئی، متحدہ عرب امارات کی ذیلی ریاستوں میں سے ایک اہم ریاست ہے، اس ریاست کے اقتصادی معاملات کو

یہاں کا حاکم ''مکتوم خاندان'' اپنے ذاتی کاروبار کے طور پر چلاتا ہے، حالانکہ یہ اسلام اور اہل اسلام کی سرزمین ہے، جس کے شرعی طور پر یہ حکمران محض مفاد اسلامیہ کے تحفظ اور نفاذ اسلام کے لئے نگران سے زیادہ کچھ نہیں، جبکہ اس کے برعکس ''دبئی کارپوریشن لمیٹڈ'' (Dubai Lus) کام کرتا ہے، یہاں کا سربراہ محمد بن راشد مکتوم دبئی کو سرمایہ کاروں اور سیاحوں کی جنت بنانے اور اپنی دولت بڑھانے کی خواہش میں کروڑوں اربوں کی لاگت سے نت نئے تعمیراتی منصوبے شروع کرتا رہتا ہے۔

دبئی میں محمد بن راشد مکتوم کی خاص فرمائش پر تعمیر کردہ مشہور ''برج العرب'' ہوٹل پایا جاتا ہے جو دنیا کا واحد ''سیون اسٹار'' ہوٹل ہے۔ اس ہوٹل کی تعمیر سے قبل ساحل سے ہٹ کر پانی میں ایک چھوٹا سا مصنوعی جزیرہ بنایا گیا اور اس جزیرے پر ہوٹل کی عمارت کھڑی کی گئی، اس ہوٹل میں کوئی کمرہ کرایہ پر لینا ممکن نہیں، یہاں اکیلے کمرے کا تصور ہی نہیں ہے، اس میں دو منزلہ رہائش گاہیں ہی دستیاب ہیں جن میں ہر قسم کی عیاشی کا سامان میسر ہے، ان میں سے سستی ترین رہائش گاہ کا کرایہ بھی آج سے دو سال قبل ۴،۵ ہزار ڈالر یومیہ سے شروع ہوتا تھا جبکہ خصوصی رہائش گاہوں کا کرایہ ۱۳ ہزار ڈالر یومیہ تھا، اس ہوٹل میں آنے والوں کی خدمت کے لئے سربراہ دبئی کی خاص فرمائش پر ۱۶ رولز رائس گاڑیاں کمپنی سے خصوصی طور پر تیار کروائی گئیں، جن کا رنگ باہر سے سفید ہے اور گاڑیوں کے اندر ہر شے نیلے رنگ کی ہے، یاد رہے کہ یہ ہوٹل مکتوم خاندان کی ذاتی ملکیت ہے۔

پھر سربراہ دبئی کو نیا شوق سوجھا، اس نے دبئی میں دنیا کی سب سے اونچی عمارت بنانے کا فیصلہ کیا، چنانچہ چند سال قبل ''برج دبئی'' پر کام شروع کیا گیا جو ایک سو ساٹھ منزلوں پر مشتمل ۷۰۰ میٹر بلند عمارت ہے اور جس کی تعمیر پر دو سو کھرب ڈالر سے زائد لاگت آئی ہے، نیز اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس کی تعمیر اس انداز سے کی گئی ہے کہ ضرورت پڑنے پر اس میں مزید منزلوں کا اضافہ کیا جا سکے، تاکہ اگر دوسرا ملک اس سے اونچی عمارت بنالیں تو پھر بھی اسے پیچھے چھوڑنا ممکن ہو، ذرائع ابلاغ کے مطابق دوسرے عرب حکمرانوں سے یہ برداشت نہیں ہوا کہ دبئی کو آگے نکلتا دیکھیں، چنانچہ وہ برج دبئی سے بھی اونچی عمارت بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔

دبئی کے سربراہ کا ایک اور ذاتی منصوبہ ''دبئی شاپنگ مال'' ہے، ۱۲ ملین مربع فٹ پر محیط ایک بازار اور تجارتی مرکز، جس نے دبئی میں پہلے سے موجود ۳۰ سے زائد وسیع وعریض بازاروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، اس طرح سیاحوں کی تفریح کے انتظام کے لئے دنیا کی سب سے بڑی برف کی مصنوعی پہاڑی بنانے کا منصوبہ بھی شروع ہو چکا ہے جس کا درجہ حرارت ہر وقت منفی ۲ درجہ سینٹی گریڈ سے کم رہے گا، چاہے باہر کی دنیا میں ۶۰ درجہ سینٹی گریڈ گرمی ہو، انہی دیوہیکل تعمیراتی منصوبوں کے سبب دبئی جیسے چھوٹے سے جزیرے میں دنیا بھر کی تعمیراتی مشینوں کا پانچواں حصہ مصروف عمل ہے۔

پھر سیاحوں کو دبئی کی طرف کھینچنے کی خاطر دبئی میں گھڑ دوڑ کے عالمی مقابلے (World Cup) کا انعقاد کیا گیا ہے،

یہ مقابلے جیتنے والے کو ساٹھ لاکھ ڈالر انعام دیا گیا، اور یہ جیتنے والا بھی محمد بن راشد المکتوم کا سگا بھائی نکلا، دبئی کے سربراہ کا گھوڑے پالنے کا شوق تو ویسے بھی معروف ہے، اس کے پاس ۲۰۰ ذاتی گھوڑے ہیں اور اس مقابلے کے انعقاد سے قبل اس نے امریکا سے چار کھرب ڈالر کے ستائیس اعلیٰ نسل کے گھوڑے خریدے۔

متحدہ عرب امارات کی معروف ہوائی جہاز کمپنی ''یو اے ای ایئر لائنز'' بھی مکتوم خاندان کی ذاتی ملکیت ہے، یہ کمپنی حاکم دبئی کے چچا احمد بن سعید المکتوم کی زیر سرپرستی چلتی ہے، چند سال قبل سیاحت کو مزید فروغ دینے اور دبئی آمد ورفت آسان بنانے کی نیت سے اس کمپنی نے ''بوئنگ'' طیارہ ساز کمپنی کو ۷ء۹ کھرب ڈالر کی ادائیگی کر کے ۴۲ عدد بوئنگ ۷۷۷ مسافر طیارے خریدے۔ نیز اس خرید کے ساتھ ہی ۴۵ عدد ایئر بس ۳۸۰ طیارے خریدنے کا معاہدہ بھی کر لیا گیا، جن کی کل لاگت ۱۲ کھرب ڈالر سے زائد بنتی ہے، پھر اتنے جہازوں کو سنبھالنے اور اہل دنیا پر اپنی برتری جتانے کے لئے دبئی میں دنیا کے سب سے بڑے ہوائی اڈے کی تعمیر بھی شروع کر دی گئی جس میں ایک ارب چار کروڑ پچاس لاکھ مسافر سالانہ سنبھالنے کی گنجائش رکھی گئی، حالانکہ دنیا کا بڑے سے بڑا ہوائی اڈا بھی ایک ارب مسافر سالانہ سے زائد بوجھ اٹھانے کا تصور نہیں کر سکتا۔

دوسری طرف سربراہ دبئی کے بھتیجے، ۳۹ سالہ مکتوم ہاشم المکتوم نے اپنے پسندیدہ مشغلے یعنی گاڑیوں کی دوڑ میں شریک ہونے کو ایک کاروبار کی شکل دینے کا فیصلہ کیا، اس نے دبئی میں دنیا کا پہلا'' گاڑیوں کی دوڑ کا ورلڈ کپ'' (Series Moter Sport Grand Prix A) منعقد کروایا، جس میں دنیا کے ۲۵ ممالک کے ۲۵ ڈرائیور شریک ہوئے، اس مقابلے کے انعقاد پر امت کے اموال میں چار کھرب ڈالر کی لاگت آئی، مکتوم ہاشم نے محض اپنی ذاتی گاڑیوں کو کھڑا کرنے کے لئے دنیا کی مہنگی زمین پر ایک عالی شان گھر تعمیر کروایا جو دو سال کے عرصے میں مکمل ہوا۔

متحدہ عرب امارات ہی کی ایک اور ریاست ابوظبی کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والے حمادبن النہیان کے پاس بھی مسلمانوں کی وافر دولت اور انوکھے شوق ہیں، اس کے خاندان کی کل دولت ۲۰ کھرب ڈالر کے قریب پہنچتی ہے۔ یہ شخص عوام میں (Rainbow)، (رنگین شیخ) کے طور پر مانا جاتا ہے، کیونکہ اس نے ۱۹۸۴ء میں اپنی شادی کے موقع پر خصوصی فرمائش سے ہفتے کے سات دنوں کے لئے سات مختلف رنگوں کی گاڑیاں بنوائیں، گاڑیوں کے شوق میں یہ بھی کسی سے پیچھے نہیں، اس نے دوسو کے قریب نادر ونایاب، قدیم وجدید گاڑیاں اکٹھی کر رکھی ہیں اور انہیں کھڑا کرنے کے لئے ابوظبی کے صحرا میں اہرام مصر کے طرز پر دنیا کا مہنگا ترین گیراج بنایا ہے، لیکن اس کی پسندیدہ ترین گاڑی مشہور امریکی فوجی گاڑی ''ہمر'' (Hummer) کا ''ایلقا'' ماڈل ہے جو کل تین سو بنائی گئی تھیں اور ان میں سے صرف دو امریکا سے باہر نکلتی ہیں، جن میں سے ایک اس کے استعمال میں ہے، اس گاڑی کو ابوظبی کا یہ شیخ صحرا کی سیر کے لئے استعمال کرتا ہے اور اس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ ڈالر سے زائد ہے۔

حماد کو ایک انوکھا شوق بھی ہے، گاڑیوں کو کشتیوں میں تبدیل کرنا، اس کی پسندیدہ کشتی کے بیچوں بیچ ایک گاڑی نصب کی گئی ہے، بظاہر انسان گاڑی کی سیٹ پر بیٹھ کر بعینہ گاڑی ہی چلا رہا ہے لیکن سمندر میں کشتی چل رہی ہوتی ہے، اس گاڑی نما کشتی میں سوار ہو کر حماد اپنے ذاتی جزیرے تک جاتا ہے جہاں اس کا عظیم الشان محل ہے اور دو سو خدام ہر وقت اس کی خدمت میں موجود ہوتے ہیں۔

پھر اگر حماد کا دل چاہے کہ وہ اپنے اہل وعیال سمیت صحرا کی سیر کو نکلے تو اس کے لئے بھی علیحدہ انتظام کر لیا گیا ہے، حماد نے ایک بڑے ٹرک میں دو منزلہ متحرک گھر بنوایا ہے، جس میں دو تین خواب گاہیں، مطبخ، بیت الخلاء، صحن اور ہیلی کاپٹر کے اترنے کی جگہ بھی موجود ہیں، حماد نے ایک اور اہتمام کرنے کا فیصلہ کیا، اس نے کرہ ارض کی طرز پر ایک گول ۵۰ ٹن وزنی گنبد نما گھر بنوایا ہے جسے ساٹھ لاکھ ڈالر مالیت کا حامل ٹرک کھینچتا ہے، اس گنبد نما گھر کے نیچے جو پہیے لگوائے گئے، ان میں سے ہر ایک کی قیمت ۱۷ ہزار ڈالر ہے، اس گنبد کے اندر موجود چار منزلہ گھر میں ۹ عدد خواب گاہیں، جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک بیت الخلاء اور حمام ہے، جب کہ مہمانوں کا کمرہ ان کے علاوہ ہے، اس گنبد میں ۲۴ ٹن پانی اٹھانے کی ٹنکی بھی موجود ہے، یہ متحرک گھر دنیا میں اپنی طرز کا واحد عجوبہ ہے۔

ایک طرف مسلمانوں کے حکام اور ان کے چیلوں کا یہ حال ہے اور دوسری طرف تحقیقی اداروں کی رپورٹ کے مطابق اکثر اسلامی ممالک کے مسلمان خط غربت سے بھی نیچے کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

☆......☆......☆

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اکابر کی نظر میں

☆...... عظیم مجاہد حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں حضرت امام مالک کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بزرگ آئے، جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو حضرت امام مالک نے فرمایا: جانتے ہو، یہ کون تھے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ نہیں (اور میں انہیں پہچان چکا تھا) فرمانے لگے: یہ ابوحنیفہ ہیں، عراق کے رہنے والے، اگر یہ کہہ دیں یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے۔ انہیں فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوتی۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۷۴)

☆...... حضرت ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سبحان اللہ! وہ (ابوحنیفہ) تو علم، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں، جہاں کسی کی رسائی نہیں۔''

(ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، مناقب الامام ابی حنیفہ ص ۲۷)

☆...... امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''واللہ ابوحنیفہ اس امت میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ وارد ہوا، اس کے سب سے بڑا عالم ہیں۔'' (مقدمہ کتاب التعلیم، ص: ۱۳۴)